سوال

(162) میت کو غسل دینے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو غسل دینے کا کیا طریقہ ہے ؟ احادیث کی روشنی میں تفصیل سے لکھیں۔ اگر میت کا جسم صاف نہ ہو تو کیا تین مرتبہ سے زیادہ اس پر پانی بہایا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میت کو غسل دینے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اسے استنجا کرایا جائے، یعنی اس کی شرم گاہ کو دھویا جائے۔ دھونے سے پہلے مٹی کے ڈھیلے صفائی کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں، پھر اسے غسل دیا جائے۔ اعضائے وضو سے شروع کرے اور اسے وضو کرائے، لیکن میت کے منہ اور ناک میں پانی داخل نہ کیا جائے بلکہ غسل دینے والے کو چاہیے کہ کپڑے کے ایک ٹکڑے کو گیلا کر کے اس کے ساتھ میت کے منہ اور ناک کو صاف کرے پھر اس کے باقی جسم کو غسل دے۔ بہتر ہے کچھ پانی میں بیری کے پتے کوٹ کر ڈال دیئے جائیں یا انہیں پانی میں جوش دیا جائے۔ اس پانی سے اس کے سر اور داڑھی کو دھویا جائے۔ بیری کے پتوں کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے جسم بہت زیادہ صاف ہو جاتا ہے۔ بیری کے پتے استعمال کرنا مسنون عمل ہے۔ ان کی جگہ صابن استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ آخری غسل میں ’’کافور‘‘ بھی استعمال کیا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جسم کو سخت کر دیتا ہے اور کیڑوں مکوڑوں کو بھگا دیتا ہے۔ اگر میت کو زیادہ میل کچیل لگی ہے تو اسے زیادہ بار بھی غسل دیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دینے والی خواتین سے فرمایا تھا : ’’اسے تین یا پانچ بار غسل دو، اگر ضرورت محسوس کرو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔‘‘ [صحیح بخاری، الجنائز: ۱۲۵۳]

میت کو غسل دینے والا اگر محسوس کرے کہ میت کے جسم سے آلائش وغیرہ نکل کر اسے لگی ہے تو اسے چاہیے کہ میت کو غسل سے فراغت کے بعد خود بھی غسل کرے، اگر اسے یقین ہے کہ میت سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی تو غسل دینے والے کو نہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میت کو غسل دینے کے بعد اسے صاف ستھرا کفن پہنا دیا جائے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:196